# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۹) مطبوعہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)


## گلدستۂ اخبار

## ایڈیٹوریل نوٹس

**مس کے صاحبہ کی** وفات کا ذکر ہم نے گذشتہ پرچہ میں کیا تھا اب ایک مختصر سا نوٹ ان کی زندگی کی بابت ذیل میں دیتے ہیں جو ایک دیسی شریف لیڈی کا لکھا ہوا ہے جو مس صاحبہ مرحومہ سے واقف ہیں:

آپ ملک ہندوستان میں ۱۸۸۸ء کے آخر میں لاہور کرسچن گرلس سکول کی پرنسپل مقرر ہو کر تشریف لائی تھیں۔ اس سکول میں شروع میں فقط ۴ لڑکیاں تھیں۔ صبح سے اپنی عمر کی شام تک برابر بیس برس جانفشانی - تن دہی - ثابت قدمی - صبر و محبت کے ساتھ اپنے کام کو انجام دیتی رہیں۔

اس ننھے پودے (اسکول) کو آپ نے خدا ترسی سرگرمی و محبت کے ساتھ بڑھایا۔ یہاں تک کہ یہ ایک پورے قد کا درخت بن گیا۔ اور اس درخت کی چھوٹی چھوٹی شاخیں کالج کلاس میں داخل ہوئی ہیں۔

اسکول کی بہبودی اور ترقی میں آپ نے اپنی راتوں کو دن بنا دیا تھا۔

آپ کی ذات میں خاص خاص خوبیاں پائی جاتی تھیں۔ بیٹے معاف کرنے کی روح۔ گرے ہوؤں کو اٹھانا۔ دل سے ہر فرد بشر کی خیرخواہ۔ غریب پرور۔ عالی ہمت۔ ہمراز۔ دردمندوں کی فکر میں کبھی نا امید نہ ہونے والی تھیں۔ موقع پر موقع دینے والی تھیں تاکہ انسان اپنے برے کام سے باز آوے۔

ملک ہندوستان کی لڑکیوں کی بڑی خیرخواہ اور حقیقی دوست تھیں۔ کسی غیر قوم کی یہ شہادت تھی کہ مس صاحبہ لاکھوں میں ایک تھیں۔

بس سب فکروں سے آزاد ہو کر اب وہ آسمانی خوشیوں میں داخل ہوئی ہیں۔

سب بڑا اور دور دھوپ - دکھ درد اس سفر کا - تھوڑی دیر کا ہے - تب خدا سب آنسو پونچھیگا۔

---

**یونین از سٹرنگتھ** - اس انگریزی فقرہ کا مطلب یہ کہ میل میں ایک طاقت ہے درحقیقت یہ بیشک ہے جو کام مل کر کر سکتے ہیں وہ اکیلے سے نہیں ہو سکتا جس گھر یا خاندان یا ملک میں اتفاق اور میل ہے وہ ہر ایک کام میں کامیاب ہوگا۔ ایک بڑی زنجیر کی ایک ایک کڑی ملکر زنجیر بنتی ہے اگر کڑیوں کو الگ کر دو تو کسی کام کی نہیں۔ مطلب یہ کہ اتفاق اور میل ملاپ سے بہت فائدہ ہے اور تمام کام نکلتے ہیں اس کے برعکس نااتفاقی اور جھگڑا ہے جہاں یہ ہوگا وہاں بربادی نقصان اور رسوائی ہوگی۔ کوئی ملک ملک ہندوستان کے سوا بے اتفاقی اور جھگڑے میں مشہور نہ ہوگا۔ دیکھو ملک جاپان جس میں یہ عمدہ وصف میل ملاپ کا درجہ اعلیٰ پر ہے۔ کتنی جلدی ترقی کر گیا۔ اس نے ہر پہلو میں بہت ترقی کر لی ہے اور بہت کرتا جائیگا کیونکہ جوہر کامیابی کی جڑ ہے وہ جاپانیوں کے رگ و ریشے میں جاگزین ہے۔ اور اس سے وہ ملک کیا باعتبار امور سلطنت اور کیا باعتبار سوشل تعلقات کے درجہ ادنیٰ سے عزت اور توقیر کی اعلیٰ منزل تک ترقی کر گیا ہے اور آج تمام ملکوں کی نظر حیرت کے ساتھ اس کی طرف لگی ہے۔ اور انکی ایسی زندگی کو دیکھکر اس کے زمانہ والو دنیا کے بڑے بڑے سلطنتوں سے کچھ کم نہیں گنتے۔ کاشکہ ہندوستان کے دن بھی پلٹا کھاویں اور نفاق کا مرض رفع ہو جاوے اور اتفاق اور یگانگت اور میل و ملاپ کی روح اس کے باشندوں میں پیدا ہو جاوے تاکہ ملک جاپان کی طرح انکو بھی یہی دن دیکھنے نصیب ہوں۔

---

**جالندھر** کا اخبار ستیہ دھرم پرچارک لکھتی

سے نقل ہے کہ مرزا صاحب کے ایک چیلے نے لفظ دجال پر بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ دجال سے مراد کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب قوم سے ہے اور وہ قوم عیسائی ہیں۔ اس کے جواب میں ایک بڑا دلچسپ مراسلہ اسی اخبار میں نکلا ہے جس میں زبردست حوالہ جات سے یہ ثابت کر کے کہ یہ دجال خاص آدمی کے لئے ہی استعمال ہوا ہے۔ راقم مضمون نے مرزا صاحب کے قائم کئے ہوئے دعاوی سے ثابت کیا ہے کہ جس دجال کا ذکر حضرت محمد صاحب نے کیا ہے وہ مرزا قادیانی ہی ہیں۔ مرزا صاحب دعویٰ کرتا ہے کہ (۱) وہ یعنی دجال ہندوستان سے آئیگا (۲) پیغمبر کی امت میں نمودار ہوگا (۳) اپنے آپ کو پیغمبر ظاہر کریگا۔ (۴) ربوبیت کا جھوٹا دعویٰ کریگا (۵) مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے اُسے ممانعت ہوگی (۶) کل اسلامی دنیا سے دجال کا خطاب دیگی۔

---

**امریکہ** کے پریسیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے سادہ زندگی بسر کرنیکی عادت ڈالنے کے لئے شہر ورجینیا میں ایک جھونپڑی خریدی ہے۔ اس جھونپڑی میں آپ معہ اپنی بیم صاحبہ کے غریبانہ اور سادہ حالت میں رہا کرینگے۔ اس کا آغاز بھی انہوں نے کر دیا ہے کہ ایک دن آپ وہاں ایسی زندگی بسر کرتے ہیں۔ شاہی عروج اور الفصاف اور غریبوں کی حالت سے واقف ہونیکا عمدہ طریقہ ہے جس سے پریسیڈنٹ صاحب غربا کی بیکس حالت سے بخوبی واقف ہوتے رہینگے اور انکی ضروریات اور حاجات کا انکو وقتاً فوقتاً علم ہوتا رہیگا۔ قوم کی ترقی اور عروج کے سامان اور انتظام میں انکو ذاتی تجربہ امداد دیتی رہیگی۔

---

**گھڑی** کے بعض اسکرو اتنے چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں کہ وہ ایک پونڈ میں تخمیناً [illegible] آتے ہیں۔

## ریاست حیدرآباد کے لئے ایک مفید مشورت

مسٹر مونیش چرن سنگھ صلاح دیتے ہیں کہ اگر ریاست حیدرآباد سے عقیدہ کو امریکہ میں تعلیم دلانے کا بندوبست ہو جائے۔ تو حیدرآباد کو بہت کچھ فائدہ کی امید ہو سکتی ہے یا اگر ان دس بارہ نوجوانوں کو ہی جو کہ آج جاپان اور امریکہ میں ہیں۔ ریاست اپنے ہاں جگہ دے یا صرف دو ایک کو بلا کر صنعت و حرفت اور زراعت کا ایک سکول کھولدے تو پانچ یا دس برس میں حیدرآباد جاپان سے کم نہ نظر آئیگا۔ اور امریکہ کا طریقہ تعلیم حیدرآباد میں اختیار کرے۔ تو وہ تمام ہندوستان سے زیادہ تعلیم یافتہ اور متمول بن سکتا ہے۔ ریاست حیدرآباد کے عمال انگریزی سررشتہ تعلیم کو اپنا منبع سمجھتے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم نہیں کہ امریکہ کا طریقہ تعلیم انگلستان سے بدرجہا بہتر ہے یہی وجہ ہے کہ امریکہ کے گریجوایٹ انگریزوں سے بڑھ گئے ہیں۔ اور انگریزوں سے ساری تجارت چھین کر ان کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ روپیہ زیادہ صرف نہیں ہوتا۔ جگہ جگہ گورنمنٹ کی طرف سے انجمنیں قائم ہیں کہ لوگوں کو مفت تعلیم دیں۔ ہر ایک سکول میں سائنس اور انجنیری کی تعلیم ضروری ہے۔ صبح سے شام تک پڑھائی ہوتی ہے۔ نہ کوئی قید ہو نہ بندش۔ نہ فیس معاف۔ پروفیسر وقت کو ٹال نہیں دیتے۔ بلکہ اس طرح لکچر دیتے ہیں کہ لڑکوں کو خود شوق اور دلچسپی ہو جاتی ہے۔ حیدرآباد بھی اگر ان تجاویز پر عمل کرے۔ تو صرف دس برس میں ہندوستان کا سرتاج بن جائے۔ (اردو اخبار)

## دو جاپانی افسروں کی چٹھیاں

لندن ٹائمز نے حال ہی میں دو چٹھیاں شائع کی ہیں جن میں سے ایک تو جنرل نوگی نے فتح پورٹ آرتھر کے بعد دیہ جنگ کے نام لکھی تھی اور دوسری کپتان اساکو نے قبل فتح کشن دو آدمیوں کے ہمراہ دشمن کے سرنگ پرجانے کے وقت اپنے والد کو تحریر کی تھی۔ اگرچہ پورٹ آرتھر کی نظیر تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے مگر جنرل نوگی لکھتا ہے اس وقت میرے دل میں سوائے شرمندگی اور رنج وہ خیالات کے اور کچھ نہیں جبکہ میں نے اس قدر جانیں اس قدر بارود اور اس قدر وقت ایک ناکمل کام پر صرف کیا۔ میرے پاس کوئی عذر نہیں جسے میں اس وحشیانہ لڑائی کے لئے اپنے بادشاہ کے اور ہموطنوں کے سامنے پیش کروں جنگی ناقابلیت جو اس قدر دیر تک مجھ سے ظہور میں آئی ہے میں اس کے لئے معافی مانگتا ہوں۔ اس چٹھی اور ان روسی جنرلوں کی چٹھیوں میں جو اپنی تکالیف کو بڑھا چڑھا کر لکھا کرتے ہیں کوسوں کا فرق ہے۔ جاپانی جنرل لڑائی کا پرجوش نہیں بنتا۔ بلکہ برخلاف اس کے اپنی قابل تعریف جانفشانی کو ایک ایسے نیک خیال میں حقیر ظاہر کرتا ہے جو روسی جنرلوں میں بالکل معدوم ہے۔ اس کے ہر ایک قول و فعل سے حب الوطنی ٹپکتی ہے۔ اور اسکی ہر وقت یہی خواہش ہے کہ اپنی جان اپنی قوم کے لئے قربان کردے

دوسری چٹھی جو کپتان اساکو نے ایک پرخطر کام پرجاتے وقت اپنے والد کو لکھی ذیل میں درج کی جاتی ہے

آج دس بجے مجھے سرکردگی دو سپاہیوں کے جو کہ اس بریگیڈ میں سے خاص طور پر منتخب کئے گئے ہیں۔ آگے بڑھنا ہے ہمیں دشمن کے عقب میں نمودار ہو کر اسکی حالت کی آگاہی حاصل کرنا۔ اس کے سلسلہ خط و کتابت کو توڑنا اور اسکی عام تجاویز میں خلل انداز ہونا ہو گا۔ غالباً اس وسا قصد جنگ میں آپ کو کوئی خط نہیں لکھ سکونگا تقدیر نے اس وقت ہمارے لئے ایک ایسا موقعہ پیدا کر دیا ہے کہ ہم ان عنایات اور مہربانیوں کا جو ہزار ہا سال سے ہمارے بادشاہ ہم پر کرتے رہے ہیں معاوضہ دیں۔ اگرچہ یہ معاوضہ نہایت ہی حقیر ہو گا یہی خیال ہے جو اس وقت آپ کے لائق فرزند کے دل میں موجزن ہے۔ اور جو خوشی خوشی اسکو اپنے فرض کی انجام دہی کے لئے لے جا رہا ہے اگرچہ میں خود کسی قابل نہیں مگر دو جوان میری ماتحتی میں دیئے گئے ہیں۔ دونوں الواقع تعریف کے قابل ہیں۔ اور میں التجا کرتا ہوں کہ آپ کچھ فکر نہ کریں۔ کیونکہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں اپنے والد کے لئے بے عزتی کا باعث نہ ہونگا اور اپنے خاندان کو بدنام نہیں کرونگا۔ جب تر شیدون کے سدجیہ سوئی مگر چاہو جماعت واپس آئی تو کپتان مذکور ان میں نہ تھا کیونکہ وہ اپنے پیارے وطن پر جان قربان کر چکا تھا۔

ان چٹھیوں کے مطالعہ سے ہمارے دوست آسانی کیساتھ سمجھ سکیں گے کہ جاپانیوں نے باوجود اپنی قلیل البضاعتی کے روس کو کیونکر ناکوں چنے چبوا دیئے۔ ایسے سپوت جننے والی مائیں سچ پوچھو تو عزت کے قابل ہیں۔ (ایضاً)

**پنجاب لا کالج۔** پنجاب یونیورسٹی کی سرپرستی میں ایک قانونی کالج بھی ہے۔ دوسری ہندوستانی یونیورسٹیوں میں نہیں ہے۔ پہلے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد تھا جس کو لا کالج کمیٹی کہتے تھے۔ لیکن یہ سوچکر کہ اس کمیٹی کے معدودے چند ممبر اس کا انتظام احسن طور پر نہیں کر سکتے۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اسکو سنڈیکیٹ اور پنجاب یونیورسٹی لا فیکلٹی سے متعلق کر دیا جاوے۔ اس تبدیلی میں بالترتیب کئی تبدیلیاں ہیں۔ نئے قواعد کے بموجب صرف گریجوایٹ ہی اس کالج میں داخل ہو سکینگے۔ اور کورس بجائے تین سال کے صرف دو سال ہو گا۔ لیکن فیس میں بہت بڑی زیادتی کی گئی ہے پہلے داخلہ کی فیس پچیس روپیہ تھی۔ ماہواری فیس پانچ روپیہ۔ مگر اب فیس داخلہ تو پچیس روپے سال بھر جائیگی۔ اور ماہواری فیس پہلے سال کے لئے فی طالبعلم دس روپیہ۔ دوسرے سال کے لئے دو روپیہ کے حساب سے ادا کرنی پڑیگی۔ فیس کے بڑھانے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ میعاد تعلیم کو گھٹا دیا گیا ہے لیکن ہم نہیں جانتے کہ یونیورسٹی کی حقت خاص عمدہ قانونی تعلیم

دیتا ہے یا روپیہ جمع کرنا۔ اگر کالج کورس میں ایک سال کم کیا گیا ہے تو یونیورسٹی کو سائنس کے خرچ میں بچت بھی ہوگی پھر فیس کا بڑھایا جانا سراسر نامناسب نہیں تو اور کیا ہے ناظرین کو شاید یہ ایک نئی بات معلوم ہوتی ہوگی۔ کہ خود پنجاب یونیورسٹی کا بھی اپنا قانونی کالج ہے۔ دوسری یونیورسٹیوں میں فقط انڈیپنڈنٹ لا کالج ہی قانونی تعلیم دینے کے مجاز ہیں۔ لوگوں نے پنجاب یونیورسٹی بھی اپنے الحاقی انڈیپنڈنٹ آرٹس کالجوں کو قانونی تعلیم دینے کی اجازت دیدے۔

(از اردو اخبار)

---

**وظائف۔** ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم اضلاع متحدہ نے سائینس کی تعلیم کو فروغ دینے کی خاطر دو وظیفے سو سو روپیہ ماہوار کے لائق طلبہ کو دینے کا وعدہ کیا ہے جو سائینس میں ڈی۔ ایس۔ سی کا امتحان پاس کریں اور جو طیسلان میور کالج سائینس کے لیبارٹری میں بڑے کام کی تحقیقات میں مصروف ہوں اور نیز تحقیقات اپنے طور پر کریں۔ بی۔ ایس۔ سی کے امتحان پاس کرنے والوں کو دو وظائف بیس بیس روپیہ ماہوار کے دیئے جاتے تھے کہ وہ ڈی ایس سی کا امتحان پاس کریں آئندہ سے انکی تعداد بڑھائی جائیگی اور بجائے دو کے چار وظائف بیس روپیہ کے دیئے جائیں گے یعنی ۲ ہزار روپیہ سالانہ کا مزید صرفہ ہم امید کرتے ہیں کہ نوجوانوں کو راغب کرے گا کہ وہ سائینس کی تعلیم کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ (ہندوستانی)

---

## الکوہل اور دلی کمزوری

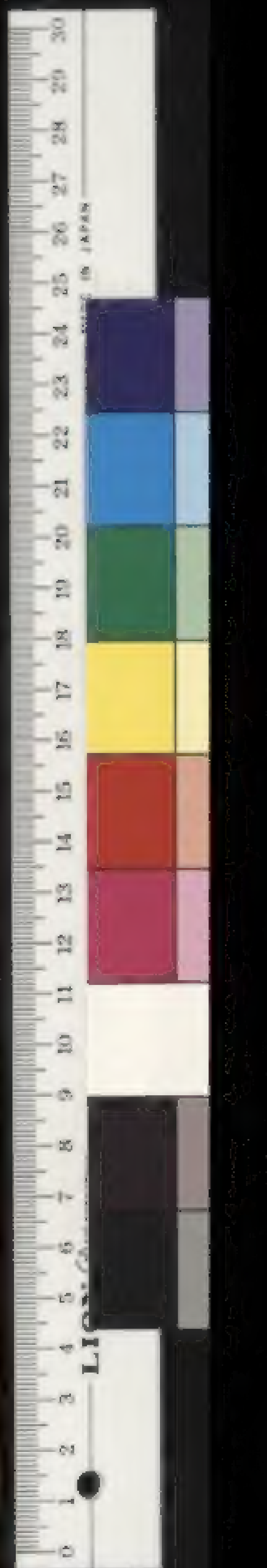
سر جیمس کرکٹن براؤن کی شہادت۔ سر جیمس کرکٹن براؤن صاحب نے رائل کمیشن کے روبرو کمزور دل والوں کی نگہداشت اور اصلاح کی متعلق حال میں شہادت دی تھی۔ آپ نے ڈاکٹر ڈاکمن صاحب کے سوالات کے جواب میں فرمایا بہت سے ایسے آدمی موجود ہیں جو دلی کمزوری کے مرض میں مبتلا ہیں جنہوں نے اپنا تمام مال و اسباب تباہ کر دیا ہے اور جنکی حالت میں کوئی شخص اسوقت تک دخل انداز نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ اپنے تئیں سوسائٹی کے حق میں خطرناک ثابت نہ کریں۔ آپ نے دلی کمزوری کے مریضوں کے متعلق فرمایا کہ جو لوگ خاص اسکولوں میں بھیجے ہیں وہ بعد کافی تربیت اپنے گھروں کو واپس بھیجے جاویں بلکہ کسی دوسرے گھر میں بھیجے جاویں۔ جہاں دیکھا جاوے کہ ان کی اصلاح ہوئی یا نہیں سر جیمس صاحب نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ اگر کوئی صاحب مقدرت پاگل ہو تو جج اس کے واسطے سارٹیفکیٹ دے تاکہ وہ عدالت کی حفاظت میں آجے جو لوگ بدتر حالت میں ہوں اور جلد کہ جانب انکا اچھا ہونا ہو انکے واسطے یہ طریقہ بہتر ہوگا کہ جو ڈاکٹر انکا علاج کرتا ہو اس کی سفارش سے وہ اس مکان رکھے جاویں جہاں انکی حالت کی جانچ ہوتی رہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ایک جیلخانہ کے ڈاکٹر صاحب سے واقف ہیں جنکا بیان تھا کہ قیدیوں کا ایک ثلث شمار دلی کمزوری کے مرض میں مبتلا تھا۔ سر جیمس صاحب نے بیان فرمایا کہ دلی کمزوری کا باعث بعض اوقات دیگر سنگین امراض کے نہایت بیہودہ واقع ہوا ہے۔ اور باوجود کہ حفظان صحت کے طریقوں میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے لیکن اس مرض میں مطلق کمی نظر نہیں آتی ہے۔ اس واقعہ پر یقین کرنے کی معقول وجہ موجود ہے کہ آبادی کا بیشتر حصہ شمار اسوقت تک حالت افلاس میں ہے نہ تو انکو مناسب پوشاک میسر ہے نہ پیٹ بھر کھانا ملتا ہے اور ان کے درمیان حفظان صحت کی حالت کچھ اچھی ہے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ دلی کمزوری ہے۔ دلی کمزوری کے متعلق یہ بیان کرنا کہ الکوہل کے باعث پیدا ہوتی ہے خالی از مبالغہ نہیں ہے اور آجکل بلکہ سب کہ سو فیصدی کا شمار جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور جوا دکی کثرت شراب خوری کی باعث پاگل نہیں ہوا ہے۔ اکثر اوقات البتہ ایسا ہوتا ہے کہ والدین کی کثرت شراب خوری کا نتیجہ اولاد میں دلی کمزوری کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ سر جیمس صاحب کی رائے میں دلی کمزوری کا بہت بڑا باعث یہ ہے کہ کم سنی میں کوئی معقول غذا بچوں کو نہیں دیجاتی ہے۔ بجائے قدرتی اغذیہ کے جا بجا اور دیگر اشیاء بچوں کے واسطے ایجاد کی گئی ہیں لیکن ان اغذیہ نے بچوں کی دنیا میں بالانتہا نقصان پہنچایا ہے۔ ان اغذیہ سے جو بچے پرورش پاتے ہیں وہ دیکھنے میں تو فربہ معلوم ہوتے ہیں لیکن انکا رنگ زرد رہتا ہے اور اکثر اوقات مرض کمزوری معدہ میں مبتلا رہتے ہیں اور بیوقوف رہتے ہیں۔ جس عمر میں بچوں کا دماغ تیزی کے ساتھ نشو و نما پاتا ہے اس حالت میں انکا دماغی بڑھنے کی رفتار کو کسیقدر روک دیتا ہے سر جیمس صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ آپکو کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آیا ہے جسمیں اعتبار کیا گیا کہ کسی مریض نے ایسے مریضوں کے مکان میں رہکر بیوہ اٹھایا ہو۔ کیونکہ بعض ایسے مقامات پر شراب برابر استعمال ہوا کرتی ہے اور وقت کی رو سے انکے حق میں مخرب اخلاق ثابت ہوتی ایسا آپنے یہ بھی فرمایا کہ آپ قطعی طور پر یہ کہا نہیں سکتے ہیں کہ اعلیٰ ذرقہ کی کمزوری میں زیادہ مرتبہ ہوتے ہیں یا دوقی فرقہ پر گہری بجالیہ مزید وحی پیشہ جماعت کے روسا میں زیادہ تر شادیاں اپنی گروہ کے اندر ہی ہوتی ہیں یا علاوہ ساہیں دلی کمزوری کے مرض کو زیادہ تر ہونا چاہئے لیکن یقینی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ در اصل یہی حالت پائی جاتی ہے۔

(روز ہندوستانی)

---

## جاپانی بیوی

جاپانی گھر کا کاروبار شرکت کاروبار کے اصول پر چلتا ہے۔ خاوند و بیوی کے نام جو خطوط آتے ہیں انکو ایک دوسرے سے پوشیدہ نہیں رکھتا ہے بلکہ خاوند کے نام جو خط آیا ہو اسکو بیوی پڑھ سکتی ہے اور



بیوی کے نام جو خط آیا ہو اُسکو خاوند پڑھ سکتا ہے۔ سرکاری خط وکتابت جسکو پوشیدہ رکھنے کیواسطے خاوند ذمہ دار ہوتا ہے جاپانی بیوی بھی خاوند کیطرح پوشیدہ رکھتی ہے۔ جاپان میں کوئی قابل بیوی کسی ایسی بات کی شکایت نہیں کرتی کہ جو اُس کے خاوند کی مقدرت کے باہر ہو۔ گو آجکل عورتوں کی شادی بمقابلہ بیس سال اسطرف کے زیادہ عمر میں ہوتی ہے لیکن شادی کا اصل مقصد یہی نہیں ہوتا کہ میاں بیوی میں باہمی الفت قائم رہے۔ تحمل عصمت وعفت اگر عورت کے اوصاف ہیں تو خاوند بہت جلد بیوی کا گرویدہ ہوجاویگا۔ خاوند کی بہبودی خود عورت کی بہبودی قرار دیگئی ہے۔ شادی ہوتے ہی عورت گھر کی مالک اور خزانچی ہوجاتی ہے؛

مثلاً امیرالبحر ٹوگو خدمات جلیلہ کے صلہ میں ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ مشاہرہ پاتے ہیں آپ کل رقم اپنی بیوی کو دیدیتے ہیں اور آپکی بیوی صاحبہ بچوں کی تعلیم۔ ملازموں کی تنخواہ۔ کھانا۔ پینا۔ پوشاک۔ غرض ہر ایک بات کا انتظام کرنے کی مالک و مختار ہیں۔ آپ خود اپنے عہدے کے مطابق جیسے کہ ایک جلیل القدر امیرالبحر کی بیوی کی پوشاک ہونی چاہئے تیار کرکے پہنتی ہیں؛ (ایضاً)

## بچوں کی پرورش کا سنہرا قاعدہ

مسٹر وڈورف صاحب نے مسیح کی دنیا نامی رسالہ بابت ماہ مئی میں اہل امریکا کی تعریف کی ہے کہ مقام ہڈرسفیلڈ کے لارڈ میئر صاحب نے یہ طریقہ جاری کیا ہے کہ جو ہیں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے آپ اس کی ماں کو چند روپیہ کا سرکاری پرامیسری نوٹ دیتے ہیں جس کا روپیہ بعد مدت ایک سال کے بچے کی والدین کو ملسکتا ہے بشرطیکہ بچہ اسوقت زندہ ہو۔ اس طریقے سے آپ ماؤں کو اپنے بچے کی نگہداشت اور پرورش کا ذمہ دار بناتے ہیں اس پرامیسری نوٹ کے ساتھ بچوں کی پرورش کا سنہرا قاعدہ بھی چھپا ہوا ہے۔ یہ پرامیسری نوٹ ایک باضابطہ سرٹیفکیٹ کی شکل میں رنگین حروف میں تیار ہوا ہے۔ پرامیسری نوٹ اور سنہرے قاعدہ کی عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بچے کے واسطے

ضلع لانگ روڈ۔ ہڈرسفیلڈ۔

بچے کا نام —— تاریخ ولادت —— نام و سکونت والدین۔

سنہرا قاعدہ

بچے کی حیات اور تندرستی کیواسطے

شیر مادر بچے کو پلاؤ۔ شیر مادر قدرتی اور بہترین غذا ہے

اسکی تاریخ سے ۱۲ ماہ کے بعد میں مندرجہ بالا بچے کی والدین یا سرپرست کو اس کا ثبوت بہم پہنچانے پر ۔۔ دینے کا وعدہ کرتا ہوں کہ بچے کی عمر ایک سال کی ہے۔ دستخط مسٹر ہڈرسفیلڈ؛

اگر شیر مادر سے پرورش پانے والا ایک بچہ ۹ ماہ کی عمر کے اندر مرتا ہے تو اسی عمر کے پندرہ ایسے بچے مرتے ہیں جنکی پرورش دیگر اغذیہ سے ہوتی ہے؛

بچے کی بہبودی کے خاطر قواعد

اگر ماں دودھ نہ پلا سکے تو گائے کے دودھ میں بچے کی عمر کے مطابق پانی کی کافی مقدار ملاکر دیا جاوے۔ ابتداء میں دودھ اور پانی ہم وزن ہونا چاہئے اسمیں چائے کا ایک چمچہ بھر بالائی اور تھوڑی شکر شامل کیجاوے۔ بعد ازاں جسقدر بچہ کی عمر زیادہ ہوتی جاوے اسی قدر پانی کی مقدار کم ہونی چاہئے؛

کیا کرنا چاہئے

ہمیشہ بچے کو تین تین گھنٹے کے بعد اوقات معین پر دودھ پلاؤ

ہمیشہ بچے کو صاف و ستھرا رکھو؛

ہمیشہ دن بھر میں ایک بار گرم پانی سے بچے کو نہلا کر بعد اس کے تمام جسم کو اچھی طرح سے ملو۔ ہمیشہ بچے کو کھلی ہوا دار پنگوڑے میں سلاؤ؛

ہمیشہ بچے کے رونے پر اسکی خبر لو۔ بچے کے رونے کے تین وجوہات ہیں۔ (۱) یا تو بھوکا ہے (۲) یا اسکو کوئی تکلیف ہے یا چوٹ لگی ہے (۳) یا علیل ہے؛

کیا نہ کرنا چاہئے

بچے کو سکون پیدا کرنے والے شربت۔ بخار دور کرنے والے سفوف یا اسی قسم کی اور چیزیں ہرگز نہ دو۔ ۶ ماہ تک بجز دودھ کے ہرگز دوائی یا اور کوئی شے نہ دو۔

بچے کو ہرگز باسی دودھ نہ دو۔

ربڑ کی نلکی کی شیشی دودھ پلانے کے واسطے ہرگز نہ خریدو کیونکہ نلکی کو کوئی شخص ہر وقت اچھی طرح صاف نہیں رکھ سکتا ہو جب تک بچہ پانچ ماہ کا نہ ہو گود میں نہ لو اگر بچہ بیمار ہو جاوے تو ڈاکٹر کو دکھانے میں ہرگز غفلت نہ کرو بچے بہت جلد بیمار ہوکر مر جاتے ہیں؛ (ایضاً)

## وجع المفاصل کا مجرب علاج

مسٹر سٹیڈ صاحب اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریویوز ماہ جون کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ روس کے ایک مشہور شخص سے ڈاکٹر ڈکف صاحب نے حال میں آپ سے ملاقات کی ڈاکٹر صاحب عرصہ سے مرض وجع المفاصل سے پریشان تھے لیکن اس مرتبہ آپ وہاں سے توانا و تندرست ہوکر واپس آئے آپ سے مسٹر سٹیڈ نے دریافت کیا کہ کیونکر اس مرض سے نجات ملی۔ ڈاکٹر صاحب نے جواب میں یہ کیفیت بیان کی کہ روس میں ایک شخص بڑی قوت سے تیز ہانکنے اور رنگنے کا روبار کرتا تھا۔ اور وہ عرصہ سے اس مرض میں مبتلا تھا اتفاق سے وہ ایک روز [illegible] کے نالہ سے میں گر پڑا نصف گھنٹہ تک وہ اس نالہ کے اندر پڑا رہا جب نالے سے نکالا گیا تو اسکو معلوم ہوا کہ مرض میں کسی قدر افاقہ ہوگیا ہے۔ کئی ہفتوں سے رات سخت اضطرابی سے کٹتی تھی لیکن اس روز جو سویا تو خوب سویا۔ یہ تغیر دیکھ اسکو حیرت ہوئی اور اس نے یہ آزمائش شروع کی کہ نالے میں گرنے لگے ہی

اس کمرہ فائدہ ہوا۔ پس اُس نے برقی قوت اور دوائیات کی آزمائش شروع کی اور آخر کار اس نے اس مرض کے علاج کیواسطے اسٹیم بکس اور غسل بالقصد ایجاد کیا غرض اسی حمام نے مجھ کو بھی اس مرض سے نجات دی ہے گو انگلستان میں ابھی اس کا علاج نہیں ہے لیکن جرمنی میں اس وقت اس قسم کے ۵۰ حمام موجود ہیں اور امریکہ میں بھی قائم ہو گئے ہیں انگلستان میں بھی اس کا انتظام ہو رہا ہے۔ پیشتر تو ڈاکٹروں نے اس طریقے سے مخالفت کی لیکن جب صدہا مریضوں نے شفا پائی تو خاموش ہو گئے۔ غرض گرم پانی لکڑی کے ناندے میں بھر دیا جاتا ہے اور چاروں طرف کو اس کے اندر بجلی کی قوت پہنچائی جاتی ہے اور تھوڑا نمک کا حصہ بھی اس پانی میں شامل کیا جاتا ہے اس ناندے میں بیٹھتے ہی طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ ایک روز ناغہ کر کے نصف گھنٹہ تک ناندے میں بیٹھنا کافی ہے۔ جرمنی میں ایک بار کے لئے تین یا چار روپیہ کا صرفہ ہے۔

---

**دہلی۔** میں ایک شخص قمر الدین نے ایک پارسل میں آتشبازی کا خوفناک سامان بھیجکر اسکو ظاہر نہیں کیا تھا بلکہ پارسل آفس میں بتلایا تھا کہ اس پارسل میں آہنی قفل بند ہیں۔ اگر آتشبازی کا مال ظاہر کیا جاتا تو محصول زیادہ لگتا اور خاص احتیاط کی جاتی۔ اس پارسل کو ریلوے قلیوں نے معمولی طریق پر اٹھا کر مال گاڑی میں لادنا چاہا۔ جونہی اسکو زور سے گاڑی میں ڈالا کہ اس ضرب اور رگڑ سے آتشبازی میں آگ پیدا ہو گئی اور اُس کے پھٹنے سے ایک قلی وہیں ہلاک ہو گیا دوسرا قلی سخت مجروح ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ معلوم ہوا کہ ایک ہی نہیں بلکہ کئی بکس ایسی آتشبازی کے تھے۔ پھر کیا تھا مقدمہ چلایا گیا۔ جرم گو صرف یہ جرم تھا کہ مال کی نوعیت غلط بتلائی لیکن اس کے خوفناک اثر کے خیال سے عدالت نے ملزم کو دو سال قید سخت ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ ملزم کی طرف سے اپیل کی گئی لیکن چیف کورٹ کے ججان نے بھی اس خاص فروگذاشت کے خوفناک اثر کے خیال سے سزا بحال رکھنی مناسب سمجھی اور اپیل خارج کی تاکہ آیندہ کو عبرت ہو۔

(رو ہندوستانی)

---

جملہ حقوق محفوظ ہیں

# تذکرۃ الحکمائے یونان

سب سے پہلے ایمپیڈوکلس نے اربعہ عناصر یعنی آتش و باد و آب و خاک کا خیال پیدا کیا۔ مگر لفظ عنصر دوسرا عارضی تصنیفات میں پایا نہیں جاتا۔ وہ انکو کل اشیاء کی جڑیں موسوم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ان چیزوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے میں گذر نہیں سکتی اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو سکتے ہیں کہ انکی آمیزش سے تیسری چیز نکلے۔ ان عناصر کے باہم متفق اور منفک ہونے کے لئے متحرک قوتیں بھی موجود ہونی چاہئیں۔ ایمپیڈوکلس متحد کرنے والی طاقت کو محبت کے نام سے ملقب کرتا ہے (φιλότης) فلاٹیس (στοργή) سٹارگے اور علیحدہ کرنیوالی طاقت کو نفرت کے نام سے موسوم کرتا ہے (νεῖκος) نیکاس (κότος) کوٹاس۔ مگر یہ طاقتیں ہمیشہ ایک ہی طور پر عمل نہیں کرتیں۔ وہ کہتا ہے کہ یہ عناصر ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ایک وقت وہ محبت کے ذریعہ باہم ملجاتے ہیں اور دوسرے وقت نفرت کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پہلی حالت میں دنیاؤں کے گولے بنتے ہیں اور انکا نام ویتو ماس رکھا جاتا ہے کہ نفرت (یا دشمنی) کا نام نہیں ہوتا۔ اور اسکی بالمقابل حالت میں تمام عناصر ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہو جاتے ہیں اور ان دونوں حالتوں کے درمیان وہ حالت ہے جس میں اشیاء پیدا ہوتی اور مرتی ہیں جب دنیا بننے لگی تو ان عناصر کے درمیان جو قوت نفرت کے سبب ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے تھے قوت محبت گردباد کیطرح حرکت کرنے لگی جس سے وہ بتدریج باہم فراہم ہونے لگ پڑے۔ اس آمیزش کے سبب سے محوری گردش کے ذریعہ ہوا علیحدہ ہو گئی اور اسطرح آسمانوں کا یہ نیلگوں محراب بن گیا جو لطیف ہوا کے نیچے ہے۔ آتشی محوری حرکت کے ذریعہ سے پانی زمین سے علیحدہ ہو گیا اور پانی کے بخارات سے کرہ ہوائیہ کے نیچے طبقات صورت پکڑ گئے۔ خلا کے دو حصے ہیں اُن میں سے ایک آتش کا اور دوسرا تاریکی کا حصہ ہے جن میں آگ کے بڑے بڑے ذخیرے چمک رہے ہیں۔ پہلا حصہ دن کے وقت کا آسمان ہے اور دوسرا حصہ رات کے وقت کا آسمان ہے۔ آفتاب ایک آئینہ ہے جس میں اور جس سے آسمانی آگ کی شعاعیں جمع اور منتشر ہوتی ہیں اور مہتاب میں اور مہتاب میں سے آفتاب کی شعاعیں جمع اور منتشر ہوتی ہیں۔ محوری حرکت ہی سے زمین اور سارا عالم اپنے اپنے مقامات پر قائم ہے۔ زمین سے نباتات اور حیوانات پیدا ہوئے لیکن چونکہ اتحاد عناصر بذریعہ محبت بتدریج عمل میں آیا ہے اس لئے تمام چیزیں پہلے خام حالت میں تھیں مگر رفتہ رفتہ ترقی پاتی گئیں اور آخر کار مکمل ہو گئیں۔ پہلے تو علیحدہ علیحدہ عجوبے یا ذخیرہ دار نے کی زمین سے نکلے اور جیسے جیسے اتفاق ہوتا رہا ویسے ویسے ہی بڑی بڑی نادر عجیب شکلوں ان ظہور میں آتی رہیں۔ جب موجودہ حیوانات اور انسان کی ہستیاں پہلے پہل نمودار ہوئیں تو وہ مادے کے بے شکل صورت لوندے تھے مگر ایک زمانہ میں ذی عضو اور مکمل صورت کے ہو گئے۔

حواس کی بابت اس کا بیان ہے آنکھ کے پانی اور آگ سے اشتعال حرارت ہوکر اُس روشنی میں ملجاتی ہے جو آنکھ کیطرف آتی ہے۔ جس تخیل کی بابت اُس کی رائے ہے کہ ہر ایک عنصر اسی عنصر سے جو ہم سے باہر ہے پہنچایا جاتا ہے۔ اُس کا مقولہ ہے کہ "ہم خاک کو خاک ہی کے ذریعہ سے پہنچانتے ہیں۔ پس خیال کی بابت

اجسام کی اور خصوصاً خون کی ترکیب سے جو خیال کا خاص
مقام ہے ترتیب دیجاتی ہے۔ (دیکھو لنگ صاحب مجموعہ
پارہ ہائے یونانی فلاسفران میں پارہ ۱۶ ئے امپیڈوکلس)
کوئی شئے فی الواقع نیست نہیں ہوجاتی بلکہ تبدیلی
تحلیل ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آتش جو عناصر سے نہایت ہی
لطیف اور طاقتور ہے سب سے اول تھی لہٰذا وہ تمام ذی حس
اور ذیعقل ہستیوں کی روح ہے جو مرکزی آتش نکلتی ہے
روح اپنے ان گناہوں کے سبب جو اس سے اپنی قبل جسمانی حالت
میں جبکہ وہ جن تھے کئے تھے کفارہ دینے کے لئے حیوانی یا
نباتی اجسام میں گذرتی ہے۔ وہ خیال کرتا تھا کہ ان جنوں
کی بے شمار تعداد پہلے موجود تھی۔ اور جب یہ جن جسم انسانی
میں ہوتا ہے تو خون میں اسکی رہائش ہوتی ہے۔

اس کا عقیدہ تھا کہ علم کا موضوع علم انسانی ہے
عناصر کی ناپاک علیحدگی میں خلل تر رہی ہے جسکو حواس
سمجھ سکتے ہیں اور اگرچہ انسان کل کے تمام عناصر کو علیحدہ
علیحدہ معلوم کرسکتا ہے تو بھی وہ انکو انکی کامل وحدانیت
میں جہاں پر انکی حقیقت مشتمل ہے دیکھنے کے بالکل ناقابل
ہے پس امپیڈوکلس حواس کی شہادت کو تسلیم نہیں کرتا
اور یہ سمجھتا ہے کہ سچائی کے علم تک صرف خالص عقل ہی
کی رسائی ہوسکتی ہے۔ یہ خدا کی صفت ہے کیونکہ
انسان محبت کے کام کو انکی پوری وسعت میں کامل
تفحص و تدقیق معلوم نہیں کرسکتا اور حقیقی وحدانیت کی
تفصیل واضح ہے اس نے عالم محسوسات
([illegible]) اور عالم ذہنی
([illegible]) کے
درمیان امتیاز کیا ہے۔

علمی طاقت کی جو اس نے تشریح کی ہے اور جو اس
خیال پر مبنی ہے کہ جنس سے جنس پہچانا جاتا ہے پوری
پوری طور پر جیسا انکی طبعی تعلیمات سے نتیجہ ہے۔ انسان
بیرونی اشیاء ہی کو جاننے کے قابل ہے اس لئے کہ وہ انکے
انتشار یہ عناصر اور محبت اور نفرت کی دو طاقتوں سے مرکب
ہے۔ اور صرف اسی لئے وہ کل کے متعلق علم تک پہنچ سکتا ہے
کہ اس کے اندر محبت کی طاقت موجود ہے خواہ الٰہی محبت کے
مقابل میں ناکامل اور ادنیٰ ہی کیوں نہ ہو۔

# انکساغورث

یہ فلاسفر کلازومنے کے بڑے شریف اور امیر خاندان
سے شہر [illegible] ایشیا مینر میں قبل از مسیح ۵۰۰ میں پیدا ہوا تھا
یہ بڑا اعلیٰ حوصلہ شخص تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے مزروعے
کی کچھ پرواہ نہ کی بلکہ اپنے رشتہ داروں کو دیڈالی اور جب لوگوں
نے اس بے پرواہی کا اسپر الزام لگایا تو اس نے کہا تو تم
کیوں انکی پرواہ نہیں کرتے۔ آخرالامر اپنی ساری دولت
ترک کردی اور امور تدابیر سلطنت سے اغماض کرکے اپنے
آپ کو کلیۃً علم طبعی کے مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ جب
ایکدفعہ کسی نے اس سے پوچھا کہ "تجھے اپنے ملک سے
کچھ انسیت نہیں ہے" تو اس نے آسمان کی طرف اشارہ
کرکے جواب دیا کہ "خاموش رہو۔ کیونکہ میں اپنے ملک سے
نہایت ہی بڑی انسیت رکھتا ہوں"۔ وہ قریب ۴۰ برس قبل
از مسیح میں ایتھنز گیا تھا اور پیریکلس اور یوریپیڈیز سے
ساتھ دوست بنگیا تھا انکی تعظیم یہ تھی کہ ہر ایک کر
[illegible] قبل مسیح یعنی چھوٹے چھوٹے ذرات
سے بنی ہوئی چیزیں جن میں سے اکثر اپنی قسم میں اپنے اجزا کیے
کے مشابہ ہیں۔ یہ یونان میں اول شخص ہے جس نے
ٹھیک ٹھیک طور پر یہ بتایا کہ [illegible] یعنی عقل
علت اولیٰ عالم کی ہے۔ وہ یہ بھی عقیدہ رکھتا تھا کہ آفتاب
پتھر کا دہکتا ہوا ڈھیر ہے جو پیلوپونسس سے بھی بڑا
ہے اور چاند آباد ہے اور اسمیں پہاڑیاں اور گھاٹیاں
بھی ہیں۔ یہ پیلوپونیسس جنگ سے پہلے اس عقیدہ کے
سبب سے اسپر بیدینی کا الزام لگایا گیا اس لئے اسکو ایتھنز
چھوڑنا پڑا اور وہ شہر لیمپسکس میں چلا گیا جہاں وہ قبل از مسیح
۴۲۸ میں بہتر برس کی عمر میں فوت ہوگیا۔ [illegible]
کہتا ہے کہ نہ صرف بیدینی کے سبب سے بلکہ میڈیسوں کے
سبب سے بھی اسپر فتوےٰ دیا گیا تھا یہ کارروائی اس کی
عدم موجودگی میں ہوگئی۔ اور جب اسکو ان دونوں باتوں کی
خبر ملی کہ خود اسپر فتویٰ ہوا ہے اور کہ اس کے بچے بھی قتل
کئے جاوینگے تو اس نے اپنے فتوے کی بابت تو یہہ کہا کہ
"فطرت نے تو مدت پہلے ہی سے انپر اور مجھ پر فتوے دے
چھوڑا ہے" مگر اپنے بچوں کی بابت یہہ کہا کہ "میں جانتا
تھا کہ فانیوں کا باپ بنگیا ہوں"۔ [illegible] کہتا ہے
کہ اس نے اپنے بچوں کو اپنے ہاتھ سے دفن کیا تھا (دیوجانس
لائرٹس ۲ صفحہ ۹۔ [illegible] صفحہ ۴۳)۔ انکی تصنیف علم طبعیات
کے چند ایک پارے لنگ صاحب اپنے مجموعہ پارہ ہائے فلاسفر
یونان میں جمع کئے ہیں۔ ان پارہ ہائے انکی تعلیمات کا
اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اس کے سامعین میں سے پیریکلس۔ یوری پیڈیز
سقراط اور ارخیلاؤس تھے جو اس کے بعد آیونی مدرسہ میں
پرنسپل ہوگیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ڈیموکریٹس بھی
اس کے سامعین میں شامل تھا۔ انکساغورث کا لقب
عقل یا ذہن ([illegible]) تھا کیونکہ سب سے پہلے اسی
نے روح اور مادہ کے درمیان امتیاز کیا۔ اس کا عقیدہ
تھا کہ روح "کسی شئے سے مرکب نہیں ہے" وہ نہ مفرد اکیلا
ہے اور تمام چیزوں کی بہ نسبت نہایت ہی لطیف اور خالص
ہے۔ روح کا خاص کام یہہ ہے کہ وہ مرکب شئے کو علیحدہ علیحدہ
کردیتی ہے مگر برخلاف اس کے مادہ جسکو اس نے [illegible]
کے اسپر اطلاق کیا کہ ایک مجموعہ یا ڈھیر تھا جو ایکدوسرے سے
جدا تھا۔ مگر چونکہ تمام اشیاء اس مجموعہ یا ڈھیر سے اسوقت
پیدا ہوتی ہیں جبکہ انکی ترکیب علیحدہ علیحدہ کردیجاتی ہے
اس لئے انکو ایسے عناصر تصور کرنا چاہئے جیسا کہ امپیڈوکلس
نے سمجھا تھا۔ انکساغورث کا یہہ خیال تھا کہ یہہ مادہ ہمیشہ اور
غیر متغیر اور نہ ہلاک ہونیوالا اور غیر متبدل ہے البتہ چھوٹے

ہیں جو اُلٹ نہیں سکتے تیسرے وہ خاص خاصیت والے بغیر منقسم ہوتے نہیں ہیں - وہ ان ابتدائی چیزوں کو ۲۸۴۸۴۹ سے برابر تقسیم ہی ۲۷۴۲ و ۳۳۴۷۴ خبر ہوا یعنی اختیار کیا جاتا ہے۔

# دلچسپ معلومات

**ٹیکنیکل** علوم کی تحصیل کے شوق میں پچھلے دنوں نسبتاً زیادہ تعداد میں ہندوستانی نوجوان انگلستان جاتے تھے۔ اُمرا اُنس کو غالباً سبھی یہ بات کھٹکنے لگی کہ گورنمنٹ انڈیا نے ایک سرکلر جاری کر دیا جس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے ہی طلبا کو تکمیل علوم ٹیکنیکل کے لئے ولایت بھیجنا چاہیے جو ان علوم کی ابتدائی کتابوں میں خاص مہارت رکھتے ہوں۔ اس کے علاوہ ان کا ہوشیار، ذہین، محنتی، ثابت قدم، نیک چلن اور دلیر ہونا بھی ضروری ہے۔ گو دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ تھوڑے ہندوستانیوں کو ولایت کی طرف روانہ کرنا چاہیے مگر ہندوستانیوں کی یہ اپنی ہی غلطی ہے کہ امریکہ و جاپان کو چھوڑ کر انگلینڈ کا رخ کرتے ہیں جہاں نہیں محبت کے ساتھ بہت تھوڑے اخراجات کے عوض اچھی تعلیم مل سکتی ہے۔ (اردو اخبار)

**سونے کا رنگ**۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے سونے کا اصلی رنگ دیکھا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سونا بازاروں میں عموماً اس وقت آتا ہے کہ جب اس میں بہت سی آمیزشیں ہو چکتی ہیں اور اس کے رنگ میں سرخی زیادہ نمودار ہو جاتی ہے۔ صاف کرنے کے بعد ہر ایک سونے کی رنگت یکساں نہیں رہتی۔ چنانچہ آسٹریلیا کے سونے میں سرخی کم ہوتی ہے اور کیلیفورنیا کا سونا عموماً زیادہ سرخ ہوتا ہے۔ تہذیب النسواں

**اشتہار کی جدت**۔ ایک شخص نے لکھا ہے کہ جب میں ماسکو (علاقہ روس) میں پہنچا تو ایک دن سیر کو وہاں ایک بچہ دردناک آواز سے روتا دکھائی دیا اور اس کی گریہ و زاری سے لوگ بیتاب ہو گئے۔ ہر شخص اس سے نہایت پیار اور محبت کے ساتھ رونے کی وجہ دریافت کرتا تھا۔ بچہ یہ دیکھ کر تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس کے بعد سب کی طرف دیکھ کر کہا کہ میں اپنے گھر کا رستہ بھول گیا ہوں۔ میرا باپ درزی کا کارخانہ رکھتا ہے اور اس کی دکان میں جاڑے کے موسم کا نیا مال بھی آگیا ہے جس میں نہایت عمدہ عمدہ سوٹ، قمیصیں، ٹوپیاں وغیرہ ہیں۔ میرا باپ ان چیزوں کو تمام شہر کے دوسرے سوداگروں سے ارزاں فروخت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس آپ صاحبان میں سے جو کوئی میرے ساتھ چل کر مجھے وہاں پہنچا دیں۔ (ایضاً)

**یہ کیسا برت ہے!** بنگال جہاں تعلیم اور تہذیب میں ہندوستان کے باقی حصوں کو بہت پیچھے چھوڑ گیا، وہاں بعض رسوم میں لکیر کا فقیر بھی سب سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ وہاں رواج ہے کہ ہر ایک بیوہ ایکادشی کا برت رکھے۔ اس برت کو جس سختی سے نبھایا جاتا ہے اس کی ایک تازہ مثال آج کل اخباروں میں گشت کر رہی ہے۔ یہ واقعہ ایک برہمن کرشن نگر کے رہنے والے نے اپنی بیوی کے اصرار پر اپنے خورد سال لڑکے کی شادی ایک ہشت سالہ لڑکی سے کر دی۔ شادی کو ابھی سال بھر گذرنے نہ پایا تھا کہ وہاں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ اس کا لڑکا بھی اس کی نذر ہو گیا۔ ننھی سی دلھن کو لباس بیوگی پہنا دیا گیا۔ اس حالت میں اُسے بھی ہیضہ ہو گیا۔ ڈاکٹر حکیم بلائے گئے۔ دوا تجویز ہوئی۔ مگر فوراً گھر والوں نے شور مچا دیا کہ آج ایکادشی ہے اور مریضہ بیوہ ہے۔ اس لئے وہ دوائی کیا پانی تک نہیں پی سکتی۔ رحمدل ڈاکٹروں نے اس کی مصیبت کو دور کرنے کی چند گھنٹوں سے مریضہ تشنہ (خود سے) مانگتی۔ مگر جواب اور بھی شدید ملا کہ آج تو ماں باپ بد دعا کو ایکادشی کے دن پانی تک کی بوند نہیں چھونی چاہئے۔ اب کیا تھا معصوم بچہ کو پیاس کا غلبہ ہوا۔ اور اس نے پانی چاہا مگر کسی نے نہ دیا۔ وہ بلک بلک کر پانی کا گھونٹ مانگنے لگی۔ دوائی کے بغیر مرض بڑھتا گیا اور بالآخر بے چاری تڑپ تڑپ کر جان دے بیٹھی کہتے ہیں۔ بنگال میں کئی دن سینکڑوں ایسے واقعے ہوتے ہیں مگر کیا گورنمنٹ اس ظالمانہ رسم کی طرح انسداد نہیں کر سکتی؟ [illegible]

**شیر دل عورت**۔ کمپیرا (ہوشنگ آباد) میں ایک آدمی پر بھیڑیے نے حملہ کیا۔ اُس کی بیوی نے جابکدستی سے بھیڑیے کی پچھلی ٹانگیں رسی سے باندھ دیں۔ اور جھٹ چارپائی اُس کے اوپر ڈال دی بھیڑیا زخمی ہو گیا۔ اور اُس نے مرد کو چھوڑ دیا۔ شیر دل عورت نے چارپائی پر بیٹھ کر اور ایک سلاخ ہاتھ میں لے کر ٹھوکر دے ہی بھیڑیے کو مار ڈالا۔ ہمارے نوجوان ذرا شرم کریں جو چوہے کی آہٹ سن کر بھاگا کرتے ہیں۔ ایضاً

**جنگ** روس و جاپان پہلی دوسری اور تیسری جولائی کو روسیوں اور جاپانیوں میں سخت لڑائی ہوئی اور فریقین کا بہت نقصان ہوا۔ امریکہ میں سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روس اور جاپانی گورنمنٹوں نے امریکہ کے پریسیڈنٹ کو وعدہ دیا ہے کہ کم اگست کے بعد دونوں سلطنتوں کی جانب سے صلح کی گفتگو کرنے والے ممبر جمع ہوں گے جن کو صلح کی تجویزیں سوچنے اور عہد نامہ مکمل کرنے کے پورے اختیارات حاصل ہوں گے۔ دونوں سلطنت امریکہ کی معرفت روس و جاپان میں التوائے جنگ کی گفتگو بھی ہو رہی ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں خیال کیا جاتا ہے کہ زار روس بڑی خواہش کے ساتھ صلح کے خواہاں ہیں۔ تہذیب النسواں

## مشن فیلڈ

پادری ٹامس ہاول صاحب تقریباً چار سال تک منٹگمری ضلع میں رہکر لاہور کو تبدیل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ آپکی تشریف لیجانے سے ہم کو سخت رنج ہے لیکن بصورت دیگر کہ وہ اب بحالت پیری آرام کی جگہ میں چلے گئے ہیں نہایت خورسند و شادمان ہیں۔

**پادری ٹی ہولڈن** صاحب بہادر تین سال کیواسطے مشنری انچارج ہوکر تشریف لائے ہیں پادری صاحب موصوف خدا کی خدمت اس قدر سرگرم ہیں کہ جولائی کی چلچلاتی دھوپ میں کہ جس سے جھنگ بار کے باشندگان بھی آہ و نالہ کے ذریعے خلاصی حاصل کرنا چاہتے ہیں بطور خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ کاشکہ کہ خداوند دیسی مسیحیوں کو بھی آرام طلبی کی عادت سے خلاصی دیکر سرگرمی کی روح عنایت فرمادے؛

**بابو وارث الدین** صاحب ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ڈسٹرکٹ بیسن رنیڈ مقرر کئے گئے۔ بابو صاحب موصوف علاوہ اپنے منصبی فرائض کے علاقہ ہذا کے مشن مدارس کا بھی انتظام کرتے ہیں؛

**آجکل** منٹگمری ضلع میں ۱۰۔ جون سے سمر کلاس شروع ہے جس کے پروفیسر پادری احسان اللہ صاحب اور بابو وارث الدین صاحب ہیں۔ پادری صاحب موصوف نارووال کے علاقہ میں بھی کلاس کرایا کرتے تھے۔ اور اسوقت سے لیکر اب تک اس کو جاری رکھا ہے؛

**بڑی خوشی کی بات ہے** کہ سردار نتھا سنگھ سفید پوش سابق ہیڈ ماسٹر مشن سکول جھنگ [illegible] ۱۹۰۵ء سے جھنگ بار مشن سٹاف میں شامل ہو گئے ہیں امید ہے کہ انکی شمولیت سے مشن کا کام خوب چلیگا؛

**خدا کا شکر ہے** کہ جھنگ بار میں جہاں [illegible] بمشکل کوئی بھی نظر آتا تھا۔ اب گنتی میں نو ہزار سے بھی زیادہ کی ہیں؛

**ضلع منٹگمری** میں سو کے ایک گاؤں ہے جہاں ڈاکٹر ہین صاحب کام کرتے تھے وہاں کے سید باشندگان نے انکو وہ قطعہ زمین مشن کے کام کے لئے مفت دی تھی اب ڈاکٹر صاحب کام چھوڑ کر ولایت تشریف لیگئے ہیں اور انہوں نے درخواست کی ہے کہ وہ گاؤں۔ چرچ مشنری سوسائٹی اپنے ساتھ شامل کر لیوے۔ تجویز پیش ہے امید ہے کہ سوسائٹی کے منظور کرنے پر وہ گاؤں بھی جھنگ بار کے ساتھ شامل ہو جائیگا؛

**گوجرہ منڈی** میں آجکل اسقدر انواع غلہ ہے کہ پنجاب میں بمشکل ہی کوئی ایسا شہر ہوگا جسمیں اس قدر غلہ کی آمد و رفت ہو یہاں ہر روز لاکھوں من دیہہ کا غلہ فروخت ہو کر باہر کو جاتا ہے۔

**گرمی** کی اس قدر شدت ہے کہ تین چار آدمی گرمی سے مرگئے ہیں ایک دھڑوالی کی بابت سنا گیا ہے کہ وہ غلہ دن کرتے کرتے راہی عدم ہوا؛

**جولائین** شاہدرہ سے شورکوٹ کو جاویگی اس پر ایک نئے شہر کی آباد ہونے کی خبر ہے۔ اغلب خیال ہے کہ مریدوالہ بنگلہ کے پاس ہی آباد ہوگا۔

**بڑی خوشی کی بات ہے** کہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۵ء کی شام کو یہاں خوب بارش ہوئی؛

---

**نیا جہاز۔** ایک انگریز نے حال میں ایسا جہاز بنایا ہے جس کی رفتار فی گھنٹہ ڈیڑھ سو میل ہوگی۔ اس میں ایک ایسا آلہ لگایا جائیگا جس کی وجہ سے جہاز تیر کی طرح سمندر کا پانی چیرتا ہوا جائیگا؛

**انگریزی** دیاسلائیاں تیار کرنے کی کلوں سے کئی کلوں کے ذریعہ سے ......۵۰ لاکھ دیاسلائیاں روزانہ تیار ہوتی ہیں؛

## مراسلات

### لالہ آتما رام صاحب کی انسانی ہمدردی

یہ صاحب دھرم کوٹ میں شاہوکار ہیں اور سرکار کی طرف سے میونسپل کمیٹی کے وائس پریزیڈنٹ ہیں۔ نہایت خوش مزاج بے تعصب تمام رعایا گورنمنٹ کے خیر خواہ ان کے بھائی لالہ بھگت رام صاحب جو عرصہ ۱۱ ماہ کا ہوا ہے کہ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہیں جنکی موت پر تمام باشندگان دھرم کوٹ آہیں سرد کھینچ رہے ہیں یہ صاحب بھی لاثانی بے تعصب تھے مورخہ ۲ ماہ جولائی کو میرا خدمتگار پانی بھرنے کے لئے ہمارے مشن ہاؤس کے پاس ایک چاہ ہے مثل کی گاگر لیکر پانی بھرنے کو گیا مسلمانوں نے میرے خدمتگار کو کہا تم برتن عیسائی کے گھر کے من پرست رکھو اور میرا واپس آگیا مجھے پیاس زور سے لگ رہی تھی میں نے خود جاکر چاہ سے پانی نکال پیاس کو ٹھنڈا کیا تب تو مسلمان غضب کی آگ میں بھڑک گئے اور جو کچھ ان کے من میں آیا عیسائیوں کو برا بھلا کہنے لگے ہمکو انکی جہالت پر سخت افسوس آتا ہے جس حالت اس شہر میں ایک سرکاری سرائے ہے اس سے عیسائی ہندو مسلمان سب پانی بھرتے ہیں اور پٹھوں پر چڑھ گئے ہیں ان سے کسی کو پانی بھرنے کی ممانعت نہیں ہے اور اس سے تمام مسلمان پیتے ہیں ہمارے مشن کے ہسپتالوں کا پانی سب لوگ استعمال کرتے ہیں اور ہم قرآن سے بھی ثابت کرتے ہیں کہ عیسائیوں سے الگ کھانا پینا جائز ہے اگر کسی کا قرآن تب تو انسانیت کو چھوڑ دیتے اور حیوانوں کی مانند عیسائیوں پر کود پڑتے ہیں بعض مسلمانوں نے ہمکو مار ڈالنے کی بھی دھمکی دی ہے کہ ہم

مالی گورنمنٹ کی چھاؤنی کے آرام کر رہے ہیں ہم خود اُن کے نام کمشنر گورنمنٹ سے عرض کریں گے ؛

غرض کہ ہمارے محلہ کے مہدی لالہ آتما رام صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ کانشی ناتھ عیسائی ہم پر ظلم کرتا ہے کہ اس نے کوئے سے پانی خود آکر بھر لیا اور چاہ کو ناپاک کر دیا۔

جواب لالہ آتما رام صاحب وہ چاہ تمہارا نہیں ہے وہ ہندوں کا ہے اور رفاہ عام کے لئے ہے کہ کسی ایک ہی قوم کے واسطے ہو اس لئے ہم عیسائیوں کو پانی بھرنے سے نہیں روک سکتے (مسلمان) وہ ہی تو دین میں ایک ہندو کا اور ایک مسلمان کا لالہ صاحب کیا عیسائی نہیں ناپاک نہیں ہماری دانست میں عیسائی آپ سے بہت اچھے ہیں اور لالہ صاحب نے انکو اجازت دیدی کہ آپ بیشک پانی بھریں مگر نہ ہندو اور نہ مسلمان اور نہ عیسائی من پہ برتن ڈال کر ڈول سے پانی بھریں جس سے برتن کا پانی واپس کوئے میں نہ پہنچے لہذا بحیثیت موجب حکم لالہ صاحب کے عمل کیا ہے مسلمان بہت ضد لگا رہے ہیں کہ عیسائی پانی نہ بھریں گھوڑے وال میں ایک فیصلہ ہوا تھا کہ جہاں سے ہندو مسلمان پانی بھرتے ہوں وہاں سے عیسائی بیشک پانی بھریں اگر کسی صاحب کو اس فیصلہ کی تاریخ معلوم ہو یا کسی کے پاس اسکی نقل ہو تو براہ مہربانی ہم کو اطلاع بخشے ہم تہِ دل شکر گذار ہوں گے اگر کوئی اور ایسا فیصلہ ہوا ہو تو بذریعہ نور افشاں اطلاع بخشیں ؛

راقم

کانشی ناتھ برکر دہرم کوٹ ضلع فیروزپور

**گورنمنٹ** پنجاب نے حسب سفارش ڈاکٹر صاحب ناظم سررشتہ تعلیم قریب سوا لاکھ کے رقم عطا فرمائی ہے۔ یہ تمام ضلع پنجاب میں تقسیم کی جاویگی اور اس لئے کہ وہاں پرائمری تعلیم کی تقویت پر صرف کیجاویگی ؛

(رہنمائے ہندوستانی)

# آریا صاحب کی چیدہ بلائی یا الزام

اب ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ وعدہ کیا تھا ؟ وعدہ یہ تھا کہ میں یہ ملک کنعان تیری نسل کو دونگا اور نسل کے ساتھ کوئی شرط مقرر نہیں ہوئی کہ میں تیری جورو کو دونگا بچوں اور بڈھوں سے پاک کو دونگا صرف شرط یہ تھی کہ میں تیری نسل کو دونگا۔ خواہ جوان خواہ بچے۔ خواہ بوڑھے۔ اور تعداد بھی کوئی مقرر نہیں ہوئی تھی پس جب خدا کا یہ وعدہ یا عہد و پیمان ابراہام کے ساتھ اسکی نسل کی بابت بدون کسی شرائط کے کیا گیا تھا تو جب اُس کی نسل یشوع کے ہمراہ ہوکر ملک کنعان وعدہ کی زمین میں پہنچ گئی اور زمین بھی تقسیم ہو کر میراث قرار دی گئی تو سب خدا کے وعدے پورے ہو گئے۔ اسی امر کے بارے میں خدا موسیٰ کو کہتا ہے کہ میں اُن سے نفرت کرونگا کہ انہیں بالکل فنا کروں۔ اور اُن سے عہد شکنی کروں ؛

احبار ۲۶ : ۴۴ ؛

اس آیت سے صاف روشن ہو گیا کہ اگر خدا انکو بالکل فنا کر دیتا کہ ایک بچہ بھی ملک کنعان میں نہ داخل ہوتا اور نہ وارث ہوتا تب خدا عہد کے توڑنے والا ثابت ہو جاتا ہزار میں سے اگر ایک ہی داخل ہوتا تو بھی نسل ہوتی اگر ایک لاکھ میں سے چار داخل ہوگئے تو بھی نسل کنعان میں پہنچ گئی۔ خدا کا وعدہ سچا اور پورا ہو گیا۔ اور وہ تو کئی لاکھ کنعان میں پہنچ گئے تھے۔ پس جب پہنچ گئے اور وارث بھی ہو گئے تو معترض صاحب کا اعتراض کہ خدا نے عہد شکنی کی۔ اب کہاں رہا انکو چاہئے کہ شرم کھا دیں اور کان کو ہاتھ لگا دیں سادہ لوگوں کو دھوکا نہ دیویں مناظرہ کے لئے قلم پکڑیں مگر سوچ سمجھکر قدم اٹھا دیں۔ اور اگرچہ خدا کی وفاداری دلائل عقلی و نقلی اور بائبل مقدس کے حوالوں اور مقاموں سے ثابت کر چکے ہیں لیکن تو بھی ایک دو مقام جو اسی مضمون کے متعلق ہیں پیش کر دیتے ہیں تاکہ ناظرین زیادہ صفائی کے ساتھ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے پورا کرنے میں کیسا وفادار ہے ؛

اور اُس عہد کے سبب جو اُس نے ابراہام اور اضحاق اور یعقوب سے باندھا تھا انکا پاس کیا اور اُس نے نہ چاہا کہ انہیں مٹا ڈالے اور نہ اُس نے انہیں ہنوز اپنے حضور سے دور کیا ہو سلاطین ۱۳ - ۲۳ ؛

سو یشوع نے کوہستان کی ساری سرزمین اور دکھن کی اور نشیب اور چشموں کی ساری سرزمین کو تسخیر کیا اور وہاں کے سارے بادشاہوں کو فنا کیا ایک کو بھی جیتا نہ چھوڑا بلکہ وہاں کے ہر ایک دم لینے والے کو حرم کر دیا جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم کیا تھا ؛ (باقی آئندہ)

صابر مسیح ورکرکال

# واقعات و رائین

**پنجاب کی** جدید نوآبادی میں ایک نئی شاخ ریلوے کا بنانا منظور کیا گیا ہے رچنا و دوآبہ میں اس کا سلسلہ نکالا جاویگا۔ اسکی پیمائش کرتے گئے۔ یہ ریلوے ۲۶ اعیل ہوگی۔ فوراً پٹڑی بچھا دی جاویگی۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی شاخ شاہدرہ سانگلہ کے سٹیشن پر شرقپور سے یہ نئی ریلوے شروع ہوگی اور سندری سے ہوکر شورکوٹ جنکشن تک ملا دی جاویگی کہ جہاں سے سرگودھا تک ایک اور شاخ بن رہی ہے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ فالتو پیداوار کا سامان ہاتھوں ہاتھ باہر روانہ کرینگے ؛

**کتّے چوکیداری کرتے ہیں۔** جب چوکیدار مقرر نہ تھے تب گھبانی کا کام انجام دیتے تھے پس خلافِ قیاس نہیں اگر کتوں سے چوکیداری کا کام لیا جاتا ہے تو کوئی نئی بات نہیں وہاں ہر ایک کانسٹیبل کے سپرد چند کتے ہیں یہ کتے شہر کی گلی کوچوں میں گرے پڑے شرابیوں کا کھوج لگا کر

ہیں جب اُن کو کہیں کوئی شرارتی نظر آتا ہے وہ کانسٹیبل کے پاس دوڑ جاتے ہیں اور اسکو موقعہ پر لے آتے ہیں۔ جب تک وہ شرارتی شیطے پیدا نہیں جاتا اُس جگہ سے ہٹتا نہیں ہے۔ یہہ کتے علاوہ اس کام کے کانسٹیبلوں کو آتش زدگی کی خبریں بھی دیتے ہیں۔ ایک کتے نے پانچ ایسے واقعات کی خبر دی ہے جو کہ ابتدائی حالت میں ان واقعات کا پتہ کتوں کے باعث چلا تھا ورنہ بہت جلد شعلے زور کر گئے۔ اور لکھو کہا روپیہ کی جائداد ان بے زبانوں کی بدولت خاک سیاہ ہونے سے بچگئی۔ اگر کسی کا بچہ بھیڑ میں اپنے والدین سے جدا ہوگیا ہو اور کسی مقام پر گھبرا گیا ہو تو کتوں کو ایسی تعلیم دیگئی ہے کہ وہ اُس کو بھی پولیس اسٹیشن پر پہنچا دیتے ہیں۔ گو فلاڈلفیا میں سرکاری طور پر یہ طریقہ مقبول نہیں ہوا ہے لیکن ایسا موثر ثابت ہوا ہے کہ تھوڑے عرصہ میں سرکاری طور پر اسکا انتظام کیا جاویگا ؛

**گورنمنٹ میسور** نے پرنس آف ویلز کے شکار کے انتظام پر ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا ارادہ کیا ہے ۲۵ ہزار روپیہ سے دو ہاتھی خریدے جائینگے انتظام وہ اعلیٰ افسروں کے سپرد ہوا ہے ؛

**ایک جاپانی** نوجوان کا اپنے ایک ہندوستانی دوست کو جس نے اُسے ہندوستان کی سیاحت کے لئے مدعو کیا تھا۔ یہہ جواب دیکر شرمندہ کر دینا کہ میں عہد کر چکا ہوں اور عہد بھی مصمم۔ کہ مغرب کی بنی ہوئی چیز استعمال نہ کرونگا بلکہ ہر ایک ایشیائی صنعت کی ہی برتونگا۔ خواہ مجھے کتنا ہی نقصان بھی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ کیا میں اس عہد کو ہندوستان میں رہ کر بھی نباہ سکتا ہوں امید ہے کہ اہل ہند کو کچھ کچھ شرم ضرور دلائیگا۔ جو ان دنوں اپنی ملکی صنعت سے متنفر اور ولایتی ساختہ اشیا کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں ؛ (اردو اخبار)

---

# اشتہارات

## ضرورت

ایک بائبل وومن کی شہر میں زنانہ کام کرنیکے لئے ضرورت ہے اس پتہ پر درخواست آنی چاہئے ؛

سوریل ہسپتال۔ سیالکوٹ شہر

---

## اشتہار

میں نے انجیل مقدس سے بعینہ کلمات مسیح ایک کتاب تیار کی ہے۔ جو بمصول درخواست ہائے ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء تا بعد میں چھپوا کر بہ ارائے فروخت میرے پاس موجود ہوجاویگی جس کی قیمت برائے نام اعلیٰ اوراق سے مبلغ دس روپیہ پیشگی وی۔ پی۔ چارہ کی جاویگی ؛

المشتہر

مولف امام الدین عیسائی ایم جوان۔ شہر سیالکوٹ محلہ

---

## ضرورت

امریکن پریسبٹیرین مشن انڈسٹریل سکول کانج سہارنپور کے واسطے یکم اگست سے ایک جوان اور نیک خصلت اور خاطرخواہ تعلیم یافتہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۸۰ سے ۱۰۰ روپیہ ماہواری دی جائیگی۔ دیگر امور کے بارے میں سپرنٹنڈنٹ صاحب سے درخواست کرو۔ صرف تجربہ کار اُستادان ہی درخواست بھیجیں ؛

المشتہر

سی۔ ایچ۔ پب امریکن مشن آحاطہ سہارنپور

---

## اشتہار

کیا آپ ہندی یا رومن اردو پڑھ سکتے ہیں ؟ اگر پڑھ سکتے ہیں تو ہندی اخبار "کاریگر" یا رومن اردو اخبار "شاہی خدمت" کو خرید کر کیوں نہیں پڑھتے ؛ ان اخباروں کی تعداد اشاعت ۲۰۰۰ ہے۔ ان اخباروں کے خریدار انکی نسبت یہہ شہادت دیتے ہیں کہ یہہ اخبار ہمارے لئے بہت عمدہ اور مفید ہیں۔ اور بڑی عمدگی سے چھپتے ہیں صرف آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ فرماویں اخبار آپکی خدمت میں نمونۃً روانہ کیا جاویگا۔ سالانہ قیمت انکی صرف تین آنہ ہے۔ درخواستیں پادری ای۔ ایچ۔ ایچ۔ جی۔ ٹی۔ جی۔ ایم حسن صاحب کے نام بر ٹرنٹ پور بھیجوا کے پتہ پر آنی چاہئیں ؛

---

## اُداسی کا علاج

اس نام کی کتاب جسکا حجم تقریب ۷۰ صفحہ کے ہے اور چھپائی و کاغذ عمدہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ایک آنہ علاوہ محصول ڈاک مگر پچاس یا سو کتب کی درخواست پر یعنی ہمراہ کتب کے ساتھ خاص رعایت ہوسکتی ہے جملہ خط و کتابت بابت کتاب ہذا پتہ ذیل سے ہونی چاہئے ؛

ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ ڈرنکلن انچارج شفاخانہ مشن سیالکوٹ

---

## پانچ روپیہ کا انعام

میرا بھائی مسٹر ڈانکل پال ۲۰ سال ہوئے کہ کراچی میں میری ڈاک کے آفس میں کلرک تھا پھر وہ چلے گئے تب سے مجھے انکی کوئی خبر نہیں اگر کوئی صاحب مجھے انکا پتہ دیں کہ وہ کہاں ہیں تو مبلغ پانچ روپیہ انعام دونگا یا در ہے کہ اُنکا تیسرا بیٹا جمیس پال تھا وہ فوت ہوگئے ہیں۔ وہ اُنکی زندگی میں رسالہ نکلا تو تصویر چھپا دی

## نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روضۃ الکبری کی آشفتگی قیمت ۱۰ پر کے زمانہ کا ایک تاریخی ناول ہے۔ ورجل کی نظم نمونہ کا عمدہ جنگ نامہ اور یونیس کے سفر صاحب کے حالات مع سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت عہ۔ تاریخ بائبل مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کی جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے انکے تاریخی حالات ہیں۔ ۵۰ صفحہ ۔ الہام بائبل مصنفہ ڈاکٹر پیرسن صفحہ ۔ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے۔ یسوع مسیح کی گرفتاری اور مصنفہ ڈاکٹر سنگر صاحب اس میں علاوہ تاریخی بیانات کے واقعات شریعت کے ان ساتوں مقلوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت عہ۔ الفریڈ اعظم کی سوانح عمری۔ سکندر اعظم کی سوانح عمری۔ ہمارے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر۔ سورج چاند ستارے علم ہیئت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جس میں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے۔ تاریخ یونان۔ اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ۔ جن مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پرستند اناجیل کے حق میں جو شہادت ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت ۱۰۔ حیات المسیح۔ مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے قیمت ۱۲ ہے۔ معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت عہ۔

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

## پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

### اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر کافی شہادت ہے کہ تیس برس کے اندر اس فنڈ نے تقریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے تقریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسے مستحق طور پر بہم نہیں دیتا ہے اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دیں گے۔ درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں ان دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرانا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجدیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

نولکھا لاہور

---

## اشتہار

ٹائپ نویسی، اختصار نویسی، بک کیپنگ، طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچین بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ خط و کتابت کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

پرنسپل سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

## دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ مع ضمیمہ ۱۰ عہ

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک " ۱۰ " ۱۰

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سال تمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا اٹھواں حصہ | ۱۲ | ۱۴ | ے |
| چوتھائی کالم | ۱۴ | ے | عہ |
| نصف کالم | ے | عہ | ۱۴عہ |
| پورا کالم | عہ | ۱۴عہ | صہ |
| پورا صفحہ | صہ | صہ | لعہ |

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم دو آنہ اور بعد کے لئے ایک آنہ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

### نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

## سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ دو پیسہ پرچہ تصویردار سنڈے سکول ۱۰ بلا محصول ۱۰

" " " مع محصول ۱۰

قیمت سالانہ دو آنہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

## اشتہار

ایک نوجوان مسیحی جس کی عمر قریباً ۲۲ سال کی ہے روزگار کی تلاش میں ہے لیاقت اردو فارسی اور انگریزی میں مڈل پاس کی رکھتا ہے کچھ ہندی اور گورمکھی زبان سے بھی واقف ہے اگر کسی صاحب کو ایسے شخص کی ضرورت ہو تو ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کرے۔

معرفت مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب